

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

گلدستۂ نعت شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

بہ سلسلۂ فاتحہ سالانہ

صاحبِ حالِ رسولِ مجتبیٰ حضرت پیر شاہ محمد قاسم المعروف حضرت شیخ جی حالی صاحب قبلہ
ابوالعلائی قدس سرہ العزیز

سالانہ محفلِ نعت میں شعرائے کرام کی پیش کیگئی نعتوں کا مجموعہ

محفلِ منعقدہ: زیرِ نگرانی پیرزادہ حضرت مولانا الحاج سید شاہ عبدالمحی الدین صاحب قادری الموسوی

مولوی احمد معین الدین بزمی ایڈوکیٹ
معتمد مشاعرہ

سید شاہ نصیر الدین بسمل ابوالعلائی
داعیِ محفل

تاریخِ انعقادِ محفل:
۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ
مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۸۵ء
روز شنبہ

زیرِ اہتمام
صاحبزادہ نواب میر قادر علی خاں
(الکنک کوٹھی) حیدرآباد (آ-پی)

بہ مقام
نمبر مکان 30/2RT
چندولال بارہ دری کالونی
حیدرآباد۔ اے۔ پی
فون نمبر 524375

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از محمد قادر علی خاں امان زئی

سکھر پاکستان

محبّ حیدر آباد دکن۔

نذرانۂ ارادت

واجب التعظیم نگرانِ مشاعرہ، واجب الاحترام مداحانِ رسول عربیؐ و برادران مکرم!

حضرات! میں نہ عالم ہوں نہ صوفی نہ شاعر ہوں نہ خطیب۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ارادت کا نذرانہ پیش کرنیوالے نعت گو شعراء کے سامنے لب کشائی کرتے ہوئے خجالت محسوس کرتا ہوں، مولوی احمد معین الدین برنی معتمد محفل نے میرے تعلق سے بہت کچھ فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ میں کل کچھ تھا۔ اور نہ آج کچھ ہوں۔ بلاشک ایسا بھی دور گذرا ہے کہ شہنشاہ اقلیم خطابت علامہ اقبال رح کے مرد مومن نواب بہادر یار جنگ علیہ الرحمتہ کے دربار خطابت سے نسبت کے نتیجہ میں کچھ باتیں کر لیا کرتا تھا۔ عزیزی سید شاہ نصیر الدین صاحب بسمل ابو العلائی یعنی پیارے نصیر میاں سلمہ نے بکمال محبت خواہش کی کہ نعت گوئی کے تعلق سے اپنی محدود و سطحی معلومات آپ کے سامنے پیش کروں۔

بزرگانِ محترم! تاریخ لسانیات و ادب کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ حق سبحانہٗ کی بارگاہِ احدیت میں جو نذرانہ پیش کیا جاتا ہے شاعری کی اسی صنف کو "حمد" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ سید المرسلین آقائے کون و مکاں حضور ختمی مرتبت سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں احسانات اور فیضان رحمت العالمینؐ کے اعتراف میں پیش کیئے جانیوالے معروضہ کو "نعت" کا نام دیا گیا۔ عاشقان رسولؐ اور اکابرین اسلام کی توصیف کو منقبت کہا گیا۔ سلاطین، قائدین، محققین، علماء اور تیغ آزماؤں کی تعریف کے لیئے۔ قصیدہ کی اصطلاح کو اختیار کیا گیا۔

محترم بھائیو! نعت گوئی کی تاریخیت اور منزلت عرفانیہ کے تعلق سے ایک سوال جو ذہن میں آتا ہے کہ

کیا غالب، ذوق اور حاتم و آبرو کے عہد سے ہی نعت گوئی کا آغاز ہوا کیا سعدی، خسرو اور حافظ و جامی وغیرہ جیسے اکابر اساتذہ سخن کو نعت گوئی میں اولیت کا مقام حاصل ہے۔ کیا نظام الدین محبوب الٰہی رح خواجہ معین الدین چشتی رح اور غوث الاعظم دستگیر حضرت عبدالقادر جیلانی رض نے نعت رسول نہیں کہی۔ کیا امام اعظم رح اور امام شافعی رح اور اُن کے معاصر بزرگان دین نے بکمال ارادت نعت گوئی نہیں کی ائمہ اہلبیت اور تابعین کی جماعت میں ثنائے رسول میں اشعار کہنے والوں کی کمی نہیں ہے۔

برادران عزیز! حضور ختمی مرتبت کی بارگاہِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنیوالے انفاس قدسیہ کی فہرست تو اسقدر طویل ہے۔ کہ جس پر ایک ضخیم کتاب تصنیف کیجا سکتی ہے۔ تاریخ نعت گوئی کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ نعت گو اصحاب رسول کی تعداد بھی مختصر نہیں۔ حضرت حسان رض تو دربار رسالت کے ممتاز نعت گو امیر الشعراء کی حیثیت سے معروف ہیں۔ حضرت امام زین العابدین رض۔ حضرت امام حسین رض حضرت فاطمۃ الزہرا رض، اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض، امام المشارق والمغارب سیدنا علی رض ابن ابی طالب بعد از انبیاء افضل البشر حضرت صدیق اکبر رض اور امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رض جیسی جلیل القدر ہستیوں کا کلام سیر اور تواریخ کی کتب میں محفوظ ہیں۔

برادرانِ مکرم! محققین ہوں یا فاضلین مورخین ہو یا کاملین، سلاطین ہو یا فاتحین، عارفین ہوں یا قائدین، ائمہ ہوں یا اولیاء۔ صوفیا ہوں یا اتقیاء۔ تابعین ہو یا تبع تابعین، صحابہ ہوں یا خلفائے راشدین غرض کہ ہر دور میں اللہ کے حق پسند وحق آگاہ بزرگ ترین حضرات نے ثنائے رسول کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہر زمانہ میں خدا کا انکار کرنے والے دکھائی دیتے ہیں، مگر آج تک کوئی محمد رسول اللہ کی ذات اقدس جلیل القدر خدمات بے پایاں احسانات اور فیضان رحمت کا انکار نہ کرسکا۔ مسلمان تو اللہ کی ذاتِ عالی اور احدیت پر پورا ایمان رکھتا ہے۔ لیکن جوان باتوں کا منکر ہے۔ وہ بھی فیضان رسول کا منکر نہیں۔

حضرات! انگریزی، فرانسیسی، المانوی، ہندی۔ پنجابی، برمی، سیلی، سندھی بنگالی، تلگو، مراٹھی

پشتو، بلوچی، اور گجراتی وغیرہ جیسی زبانوں کے ادبی خزائن کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ھنود نصاریٰ اور سکھ وغیرہ ہر قوم نے اپنی اپنی زبانوں میں نعت کہی ہے۔ اردو فارسی اور عربی کے علاوہ دنیا کی اکثر بڑی اور چھوٹی زبانوں میں نعتیہ کلام ملتا ہے۔

دوستو اور عزیزو! مقام فکر ہے۔ کیا صرف اللہ کے بندوں نے ہی اللہ کے رسولؐ کی تعریف کی ہے؟ نہیں! نہیں! محمدؐ رسول اللہ خاتم النبیینؐ اور سید المرسلینؐ ہیں امتوں نے ہی نہیں بلکہ اللہ کے رسولوںؑ نے بھی آپؐ کی ثنا کی ہے کہ کائینات کا ذرہ ذرہ ثنا ئے محمدؐ کرتا ہے۔

ھر کجا ہنگامۂ عالم بوُد ؛ رحمۃ للعالمینؐ ھم بوُد

سامعینِ معظم! میں بلاخوفِ تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ سب سے زیادہ اور واضع انداز میں خود حق تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی تعریف کی ہے۔ قرآن حکیم شاہد ہے رب ذوالجلال نے حکم دیا جو رسولؐ دیں وہ لے لو اور جس بات سے روکیں رُک جاؤ۔ خلاق اکبر نے حکم دیا کہ رسول کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے حق سبحانہٗ کا واضع فرمان ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو اللہ کے رسولؐ کی۔

ربّ کعبہ نے فرمایا۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

دوستو اور بزرگو! لاریب ثنائے محمدؐ عبادت ہے۔

یاد رکھیے۔ کہ رسولؐ کا باغی اللہ کا باغی ہے۔ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے میں ذرا بھی شک کیا وہ اسلام سے باہر اور انسانیت سے خارج ہے۔ جس نے رسُولؐ کی ثنا میں بخل کیا اُس نے خدا کے احکام سے انحراف کیا جس نے رسُولُ اللہؐ کو صرف بندہ جانا اور رسُول نہ مانا وہ اور جس نے عبد و عبدہٗ کے رمز کو نہ سمجھا وہ مردار ہوا۔ ع: عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر۔

جس نے رسولُ اللہؐ کی چاہت کا دم بھرا، اللہ اس کا ہو گیا۔ اور جس نے اللہ کے رسولؐ کی چاہت میں شک کیا وہ کہیں کا نہ رہا۔ جس نے اللہ کے رسولؐ سے عشق کا حوصلہ کیا ارحم الرحمین کے خطیرۂ قدس سے قریب ہو گیا۔ اور جس نے عشقِ رسولؐ سے منہ موڑا وہ خدا کی رحمتوں سے محروم ہو گیا۔ جس نے رسولؐ کی اطاعت

گزاری کی اس نے فردوس میں مقام پایا۔ اور جس نے رسولؐ سے بغاوت کی وہ جہنم کا ایندھن بنا۔

دوستو! انسان میں کہاں طاقت ہے کہ وہ ثنائے محمدؐ کا حق ادا کر سکے انسان تو ذکرِ رسولؐ سے اپنی نجات کا سامان کرتا ہے۔ دلوں کو گرماتا اور روح کو برماتا ہے۔ اور اس طرح اپنے ایمان کو تازگی بخشتا ہے۔

بلاشک "نعت" تجدیدِ ایمان کی ضامن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سب سے بڑا ثنا خوانِ محمدؐ تو خداوندِ کریم ہے جس ذاتِ اقدس کی ربِّ ذوالجلال تعریف کرے۔ بندہ میں وہ طاقت کہاں کہ وہ اس ذاتِ اطہر کی تعریف کا حق ادا کر سکے۔ پاکستان کے ایک غیر مسلم جج نے کیا خوب کہا ہے۔

بھگوان ثنا اسکی نہیں حدِ بشر میں ؛ بھگوان ہے مداح و ثنا خوانِ محمدؐ

حضرات! قرآن حکیم کتابِ زندہ ہے، خزینۂ حکمت ہے۔ اس سے عقیدت عبادت اس کی تلاوت عبادت، اس کا سمجھنا اور سمجھانا عبادت اور اس پر عمل کرنا عبادت۔ یاد رکھیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتا پھرتا قرآن ہیں۔ دوسرے الفاظ میں حضورؐ قرآن کی روح ہیں۔

پاکستان کے اسی جج نے کیا خوب کہا ہے۔

صورتِ مصطفٰے نظر آئی ؛ روحِ قرآں کو خواب میں دیکھا

بھائیو! حضورؐ کے کمالِ رسالت اور جمالِ نبوت کا فیضان دنیا بھر پر ظاہر ہے۔ سرکارِ عالم کی ستودہ صفاتی والا خصالی اور اسوۂ حسنہ کی برکتوں سے ہی خاک کا پتلا ہمسایۂ جبرئیل امین بن گیا۔ ع۔ ہمسائے جبریل امین بندۂ خاکی ستاروں پر کمند ڈالنے لگا۔ تسخیر کائنات کی طرف متوجہ کیا اس تعلق سے اقبالؒ نے مردِ مسلم سے کہا:۔

فطرت کو خرد کے روبرو کر ؛ تسخیرِ مقامِ رنگ و بو کر ۔ سرکارِ عالمؐ ہی کا فیضان ہے کہ انسان شرفِ آدمیت سے آشنا اور منصبِ خلافتِ ارضی سے آگاہ ہوا۔ انہیں فیوض کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرت شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔ بلغ العلیٰ بکمالہٖ ۔ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ ۔ صلو علیہ و آلہٖ

ان چند الفاظ کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا اور اپنے رسولؐ کا فرمان کیش تابعدار کر دے رب گر دگار ہمیں رسول اللہؐ سے والہانہ محبت عطا فرمائے ربِّ ذوالجلال محبتِ رسولؐ سے سرشار کر دے۔ اور اسی محبت کے صدقے میں ہمیں موحد اور مومن اور شیدائے رسول اللہؐ کر دے۔ آمین۔ میں ایک بار پھر سمع خراشی اور بے ربط گفتگو پر معذرت خواہ ہوں۔

نعتِ شریف

عقلِ انسانی کی حد سے ماورٰی سرکارؐ ہیں
جانتی ہے عقل بس قدرت کا یہ شہکار ہیں

احمدِ مرسل حبیبؐ کبریا خیر الورٰی
شافعِ روزِ جزا ہیں سیدِ ابرارؐ ہیں

عظمتیں دونوں جہاں کی ختم اِن پر ہوگئیں
سیدِ عالم ہیں سرداروں کے یہ سردارؐ ہیں

ہاتھ اُٹھا کر جس کی جھولی میں جو چاہیں ڈالدیں
حکمِ رب سے دو جہاں کے مالک و مختار ہیں

اِن کے خادم کے شہنشاہ بھی ہیں محتاجِ کرم
یہ گدا کا حال ہے سرکار تو سرکارؐ ہیں

ساتھ ہم کو بھی مدینہ جانے والو لے چلو
سر سے چلنے کے لیے طیبہ کو ہم تیار ہیں

دور رہ کر اپنے آقا سے بھلی جینا ہے کوئی
اُن کا جینا ہے جو ہر دم حاضرِ دربار ہیں

ان کے وابستہ ہیں ہر جا کامران و سرخرو
اِن کے دشمن جس جگہ دیکھو ذلیل و خوار ہیں

ناز جتنا بھی کرو قسمت پہ اعظم ہے بجا
اُن سے وابستہ ہوں جو وابستۂ سرکارؐ ہیں۔

سید غوث محی الدین قادری الموسوی اعظم

نعتِ شریف

نہ ہو کیوں مرا دل فدائے محمدؐ
کہ شانِ خدا ہے لقائے محمدؐ

محمدؐ کے جلووں کا ہے فیض ورنہ
عبث ہیں دو عالم سوائے محمدؐ

شب و روز ہیں مہر و انجم کی صورت
مرے سامنے نقشِ پائے محمدؐ

خدائی کی سب نعمتوں سے ہے افزوں
گنہگار کو آسرائے محمدؐ

جو دیکھا تو اس کے سوا کچھ نہ دیکھا
ہے ذاتِ خُدا ماورائے محمدؐ

نوازا ہے ایماں کی دولت سے ہمکو
انوکھی عطا ہے عطائے محمدؐ

سرِ عرش نعلین پہنے پہنچتا
تھا اعزاز مختص برائے محمدؐ

مرا دل ہوا ہے نیازِ دو عالم
نگاہوں میں جدم سمائے محمدؐ

خدا نے بنایا ہے محبوبؐ اپنا
وہ کیسی ادا تھی ادائے محمدؐ

صدائیں ہر اک طرز کی سُن چکے ہم
مگر اور ہی ہے صدائے محمدؐ

محمدؐ کی اُمت پریشاں بہت ہے
کرم کر کرم کر خدائے محمدؐ

کہاں کُھل تشنہ مِری چشم عاصی
الٰہی کہاں خاکپائے محمدؐ

ندامت کا احساس پیدا تو کیجئے
ہے بخشش کی ضامن ولائے محمدؐ

احساس ناظمی

نعت شریف

جہادِ زندگی میں جب کوئی مشکل مقام آیا
محمدؐ مصطفٰےؐ کا اسمِ اعظم مرے کام آیا

زبانِ شوق پر میری محمدؐ کا جو نام آیا
نبیؐ پر عرشِ اعظم سے درود آیا سلام آیا

کرم ہے ساقیِ کوثر کا ہم سب تشنہ کاموں پر
جو ہاتھوں میں ہمارے بے طلب کوثر کا جام آیا

زمیں پر آسماں سے ہو رہی تھی نور کی بارش
حرا کے غار میں جب حق تعالٰی کا کلام آیا

حیات و موت وابستہ رہی یادِ شہِ دیں سے
مرا جینا بھی کام آیا مرا مرنا بھی کام آیا

بیاں کیونکر ہو مجھ سے سرورِ کونین کی عظمت
خدا کے بعد سرکارِ دو عالم ہی کا نام آیا

تجلی عرشِ اعظم کی سمائی ہے مرے دل میں
نظر کے سامنے جب روضۂ خیر الانام آیا

اُٹھا صلِ علیٰ کا شور ہر محفل میں اے بزمیؔ
سنانے کے لیئے نعت نبیؐ جب یہ غلام آیا

از

احمد معین الدین بزمیؔ

نعتِ شریف

اٹھے میرے جذبِ دل اے مِری آرزو
نعت کہنے سے پہلے تو کر لے وضو

رکھ کے پیشِ نظر حکم "لاتقنطو"
اک گنہ گار رحمت کے ہے روبرو

مختصر آرزو مختصر گفتگو
دم نکل جائے سرکارؐ کے روبرو

اُس کے محبوب آپؐ اسکے مطلوب ہیں
حکم جس نے دیا سب کو لاترفعو

قربِ قوسین میں ربطِ نورین میں
یا نبیؐ تو ہی تو، یا نبیؐ تو ہی تو

آرزو دیدِ سلطانِ کونینؐ کی
آرزو ہے وہ سلطانِؐ کُل آرزو

تیرے ادنیٰ غلاموں کی یہ شان ہے
جس کو دیکھا وہی ہوگیا مست ہُو

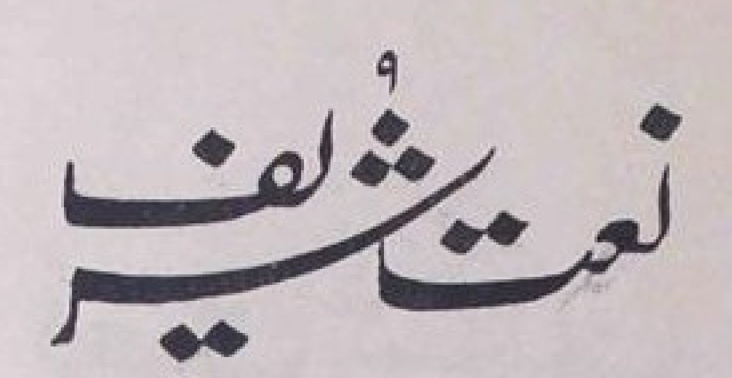
آج تک بھی نہ خالق نے پیدا کیا
آپؐ سا آدمی آپؐ سا خوب رو

گل کو نکہت دی گیسو کے جن کی ہوا
مشک سے بہتر اُن کے پسینہ کی بو

وحدتِ احمدؐ میں بھی ہے احد میں بھی ہے
لاشریک لہٗ، لاشریک لہٗ

آرزوئے نبیؐ جستجوئے نبیؐ
پھرتی ہے لے کے بسمل تجھے کو بکو

سید شاہ نصیر الدین بسملؔ ابوالعلائی



یہ مقامِ فکر ایسا ہے ثنا ممکن نہیں
ہر بشر جانے نبیؐ کا مرتبہ ممکن نہیں

ہے رسولِ پاکؐ جسمیں آپؐ کا عکسِ جمیل
کم ہو اُس آئینۂ دل کی جلا ممکن نہیں

اک اُچٹتی سی نظر ہو جائے جسکے حال پر
وہ رہے محرومِ الطاف و عطا ممکن نہیں

اک اشارے پر سنور جائے نظامِ کائنات
آپ اگر چاہیں مرے آقا تو کیا ممکن نہیں

معتبر کرلوں گا اک دن اپنی آنکھوں کو حضورؐ
روضۂ اقدس نہ دیکھوں آپؐ کا ممکن نہیں

ہر دعا میں گر وسیلہ آپؐ کا شامل رہے
عبد میں معبود میں ہو فاصلہ ممکن نہیں

بخشوالینگے نہ جب تک ساری امت کو حزیںؔ
مطمئن ہوں گے محمدؐ مصطفےٰؐ ممکن نہیں

سید دلاور علی حزیںؔ

نعتِ شریف

یہیں خلدِ بریں دیکھو، یہیں عرشِ بریں دیکھو
مقدر لے کے آئی ہے مدینہ کی زمیں دیکھو

یہ روضہ ہے، یہ گنبد ہے، یہ منبر ہے، یہ جالی ہے
یہیں تو رہتے ہیں وہ عرش کے مسند نشیں دیکھو

خدا خود جن پہ شیدا ہے خدائی جن پہ نازاں ہے
حسینانِ جہاں میں آئے ہیں ایسے حسیں دیکھو

نبیؐ کی یاد آتے ہی نبیؐ تشریف لاتے ہیں
نبیؐ کے چاہنے والو نبیؐ کو تم یہیں دیکھو

اِدھر بھی روشنی ہوگی اُدھر بھی روشنی ہوگی
میرے سرکارؐ کو دیکھو یا قرآنِ مبیں دیکھو

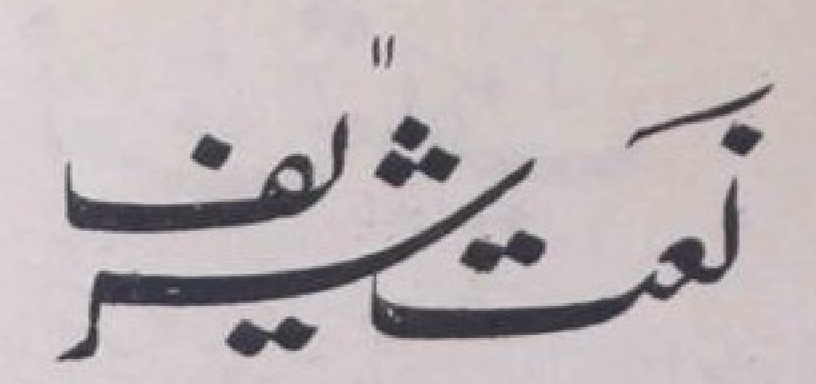
محبت کے پسِ پردہ عقیدت کام کرتی ہے
محبت گر سلامت ہے تو جلووں کو قریں دیکھو

نظر سے آپؐ کے غائب نہیں ہے کوئی بھی عالم
کہوں کیسے بھلا یا رحمت اللعلمینؐ دیکھو

زمانہ خود کرم کی بھیک لینے در پہ آیا ہے
کرم فرمانے والے ہیں دو عالم کے امیں دیکھو

خلوصِ دل کی نظروں سے بہت ہی پاس ہیں آقاؐ
حبیبؔ اتنی عقیدت ہو تو آقاؐ کو یہیں دیکھو

حبیبؔ گوندیاوی



بہرِ طاعت جب بھی مجھکو سر جھکانا چاہیئے
میرے سجدوں کو نبیؐ کا آستانہ چاہیئے

لازمی سب کیلئے ہے ارضِ طیبہ کا ادب
اے جنوں اب ہوش میں تجھکو بھی آنا چاہیئے

آپؐ کے نعلین کے نزدیک رہنے دیجیئے
میرے رہنے کو بھی آخر اک ٹھکانہ چاہیئے

جن کی چوکھٹ سے ہیں وابستہ حدودِ کائنات
اُنکی چوکھٹ پر مقدر آزمانا چاہیئے

سر جھکانا نقشِ پا پر ہے بہت آساں مگر
نقشِ پا کو اپنی پلکوں سے اُٹھانا چاہیئے

لاکھ پہلو ہیں میرے سرکارؐ کی ایک ذات کے
ایک پہلو بھی سمجھنے کو زمانہ چاہیئے

وہ دعا ہو، مدعا ہو، یا کوئی فریاد ہو
رازؔ آقاؐ کے وسیلہ سے ہی جانا چاہیئے

رازؔ عابدی

نعتِ شریف

ہے جنکی ذات اقدس خود شفیع المذنبینؐ دیکھو
خدا نازاں ہے جس پر ہیں وہ فخر المرسلینؐ دیکھو

ہوئے ہیں دیکھکر حیران جبرائیل امیں دیکھو
بڑھے سدِ راہ سے آگے جب شفیع المذنبینؐ دیکھو

مقدر پر ہوئی ہے کس قدر نازاں زمیں دیکھو
گئے جب فرش سے نعلین تا عرش بریں دیکھو

ازل ہی سے حسیں تھے یوں تو ساتواں آسماں لیکن
میرے آقاؐ کے آنے سے ہوئے کتنے حسیں دیکھو

درِ اقدس کو پا لینا مقدر والی باتیں ہیں
کہاں ہے وہ در اقدس کہاں اپنی جبیں دیکھو

میرے آقاؐ کی فرقت، جب ہوئی برداشت سے باہر
شب معراج بلوا ہی لیا رب نے وہیں دیکھو

میرے سرکارؐ نے ہی یہ شرف پایا شب اسریٰ
ہوا بے پردہ اُن کے سامنے پردہ نشیں دیکھو

اُٹھیگا شور محشر میں میرے آقاؐ کے آتے ہی
شفیع المذنبینؐ آئے، شفیع المذنبینؐ دیکھو

درِ خیر البشرؐ ملتا نہیں ہر ایک کو راہی
درِ خیر البشر پر ہے زمانے کی جبیں دیکھو

ڈاکٹر راہی

نعت شریف

ہے فرق ایسا کون سا دونوں کے بیچ میں
پردہ ہے صرف میم کا دونوں کے بیچ میں

آپس میں دونوں نور ملے اس کمال سے
باقی رہا نہ فاصلہ دونوں کے بیچ میں

حق نے کہا ہے اور قریب آیئے حبیبؐ
اک ایسا ربط خاص تھا دونوں کے بیچ میں

اے عقل ناتمام مری بات مان لے
بھولے سے تو کبھی نہ جا دونوں کے بیچ میں

ذوقِ نظر ہو زعم خرد ہو کہ نازِ علم
جو بھی گیا وہ کھو گیا دونوں کے بیچ میں

جس کی سمجھ میں آیا زباں بند ہو گئی
ہے ایسا کچھ معاملہ دونوں کے بیچ میں

ذاکر مری نظر کو بھی رستہ نہ مل سکا
دیکھا جو جھانک کر ذرا دونوں کے بیچ میں

خواجہ ذاکر گودڑ شاہی

نعت شریف

اے کم نگاہ طالب دیدارِ مصطفیٰؐ
ہر شئے میں دو جہاں کے ہیں انوارِ مصطفیٰؐ

ایماں کو جن کے صحت کامل عطا ہوئی
اُن کو بنا دیا گیا بیمارِ مصطفیٰؐ

عرفان حق کا ہوتا ہے وہ آخری مقام
جب آدمی ہو دل سے طلبگارِ مصطفیٰؐ

اللہ رے دوربینیٔ چشم دلِ اویسؓ
دوری رہی نہ مانع دیدارِ مصطفیٰؐ

یہ جان کر حضورؐ کا سایہ کہیں نہیں
بیٹھا ہوں زیر سایۂ دیوارِ مصطفیٰؐ

موسیٰؑ تھے جن کے طالبِ دیدار طور پر
وہ عرش پر ہیں طالب دیدارِ مصطفیٰؐ

دنیا بشر کی شکل میں دیکھے خدا کا نور
اے سیفؔ تھا یہ مقصدِ اظہارِ مصطفیٰؐ

سیف الکلام سید سلطان محی الدین سیفؔ حموی الجیلانی



نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بغیرِ عشقِ نبیؐ، زندگی ادھوری ہے
نمازیں بھی درود آپؐ پر ضروری ہے

حضورؐ کی بشریّت بھی کتنی نوری ہے
خرد حجاب ہے دیوانگی حضوری ہے

ظہور مثلِ بشر وہ حجاب نوری ہے
قریب ہو کے بھی دل کو گمانِ دوری ہے

لطافت بدن ایسی کہ کھنچ گیا پٹکہ
کمال ایسا کہ شان بشر بھی پوری ہے

مقام صاحب اسریٰ کا کیا تعیّن ہو
عروجِ عرش بھی اِک لمحۂ عبوری ہے

ہے اتصالِ مکمل کا نام گمشدگی
نبیؐ کی یاد کا مطلب نبیؐ سے دوری ہے

نہیں ہے حد کوئی راہِ نبیؐ شناسی کی
یہاں شعور کا مفہوم، بے شعوری ہے

خدا ہر اک سے مخاطب براہِ راست نہیں
توسّط آپؐ کا دونوں طرف ضروری ہے

کسی کو علم نہیں، شہرِ علمِ مطلق کا
رسولؐ پاک کی جو نعت ہے ادھوری ہے

یہ رازِ شوق بتاتا ہے قربِ اَو اَدنیٰ
زِ فرق تا بہ قدم جسمِ پاکؐ نوری ہے

خواجہ شوق

نعت شریف

یارب کرم ہو احمدؐ مختار کیلئے
بے چین دل ہے حاضر دربار کیلئے

یہ دل ہے حبِ احمدؐ مختار کیلئے
آنکھیں ہیں وقف جلوۂ سرکارؐ کیلئے

ایمان کی تعمیر ہے بنا ہے ہمارا دل
اللہ کے ۔ رسولؐ کے ۔ اقرار کیلئے

نورِ خدا ہیں نورِ مجسم حضورؐ ہیں
تابِ نگاہ چاہیئے دیدار کیلئے

یہہ بات اہلِ دل کے سمجھنے کی بات ہے
ہوش نظر ہے جلوۂ سرکارؐ کیلئے

یہ شرط ہے کہ دیکھنے والی نگاہ ہو
ہر سو ہے جلوے طالب دیدار کیلئے

اُس کی نظر سے وسعت افلاک گر گئی
جو وقف ہے نظر میرے سرکارؐ کیلئے

سب حادثاتِ زیست کی مشکل کو ٹالنا
مشکل نہیں ہے احمدؐ مختار کیلئے

جس دن سے آپؐ میرے تصور میں آ گئے
آنکھوں کو بند کرتا ہوں دیدار کیلئے

مدحت ہی تم کو کرنی ہے سرکارؐ کی اگر
قرآن پڑھیئے مدحتِ سرکارؐ کیلئے

نازل ہوئی ہیں نعمتیں کیا کیا نہ پوچھیئے
صادقؔ غلامِ احمدؐ مختار کیلئے

مرزا جیلانی بیگ صادقؔ

نعت شریف

حضورِ اقدس سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کہیئے کہاں ہیں کہاں ہیں محمدؐ
یہ محفل ہے اُنکی یہاں ہیں محمدؐ

اگر ہے نگاہِ عقیدت تو دیکھو
خدا ہے وہاں پر جہاں ہیں محمدؐ

یہی ذکرِ حق ہے یہی فکرِ ایماں
شہنشاہِ کون و مکاں ہیں محمدؐ

جلائیگی کیا اُسکو نارِ جہنم
رگِ جاں میں جسکی رواں ہیں محمدؐ

دکھا دے عمل سے زمانے کو عرفاںؔ
نگاہوں میں دل میں نہاں ہیں محمدؐ

محمد حنیف عرفانؔ

نعت شریف

میرا ایمان ہے، میرا یقین ہے
دو عالم میں ترا ہمسر نہیں ہے

صدائے لن ترانی بھی کہیں ہے
کہیں بے پردہ وہ پردہ نشیں ہے

حریم ناز کے پردے اُٹھے ہیں
شب اسریٰ کوئی پردہ نہیں ہے

بنی "بیت الشرف" جب سے کسی کا
زمیں ہم رتبۂ عرشِ بریں ہے

رہے گا ہاتھ میں دامن کسی کا
ترا ڈر عرصۂ محشر نہیں ہے

مدینہ خود مجھے جنت برابر
مجھے کیا، ہے اگر جنت کہیں ہے

شریعت روک لیتی ہے زباں کو
وگرنہ میں بھی کہتا "سب یہیں ہے"

مرا دل عرش کو چھونے لگا ہے
کسی کی یاد جب سے دلنشیں ہے

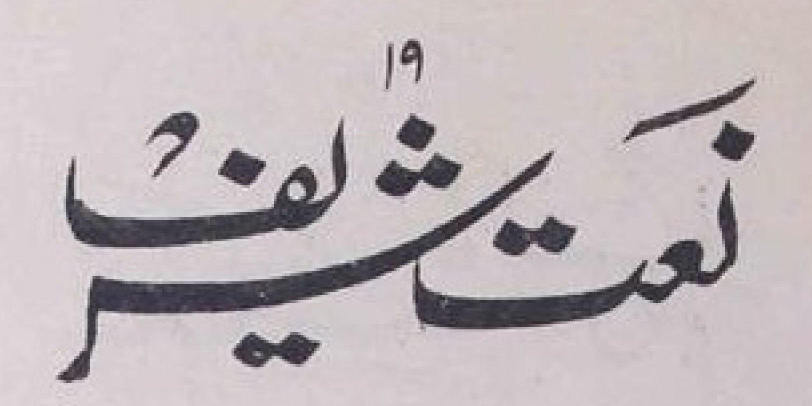
سہارا جب سے اُن کا مل گیا ہے
کوئی مشکل مجھے مشکل نہیں ہے

خدا شاہد کسی کی یاد سے تو
یہ دل کی انجمن خالی نہیں ہے

سرِ محشر نہ شرمندہ رہوں گا
شفاعت کا تری کامل یقیں ہے

عبادت کے مزے لیتا ہوں عابدؔ
کسی کا آستاں ہے، یہ جبیں ہے۔

سید صادق علی خاں عابدؔ درقاری



سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کیوں ہو آنکھ پتلی کے اثر میں
نبیؐ کی کالی کملی ہے نظر میں

اُجالا پھینکتے ہیں بحر و بر میں
محمدؐ بیٹھکر شمس و قمر میں

رخ و گیسوِ نبیؐ کے ہیں نظر میں
تصادم ہو گیا شام و سحر میں

محمدؐ کے لبوں کا فیض بھی ہے
کلام اللہ کے زیر و زبر میں

مقاماتِ ثنائے مصطفےٰؐ ہیں
شعور و کاوش و فکر و نظر میں

سفارش جا رہی ہے مصطفےٰؐ کی
دعائیں لیکے آغوشِ اثر میں

یہ دھبہ مُہر ہے شق القمر کی
قیامت تک رہیگا یہ قمر میں

سراپائے محمدؐ اللہ اللہ
ہیں فرش و عرش انھیں زیر و زبر میں

جمال مصطفےٰؐ کو جس نے دیکھا
نظر کی قدر ہے اُسکی نظر میں

فقیر :- قدر عریضی

نعت شریف

بیاں سے ہے زباں قاصر وہ پایا صدقہ تری گلی میں
کہیں جو مجھ کو نظر نہ آتا وہ دیکھا جلوہ تری گلی میں

جو آئے علمی غرور والے، وہاں سے کورے ہی وہ سدھارے
حقیر بن کر وہاں جو آیا اُسی نے پایا تری گلی میں

ہر ایک کا کاسۂ گدائی کرم سے بھرپور ہو رہا ہے
ترے کرم سے کرم کا دیکھا عجب تماشا تری گلی میں

وہ اغنیا ہوں کہ اصفیا ہوں، وہ اتقیا ہوں کہ اولیا ہوں
ہے کون ان میں جو بھیک لینے کبھی نہ آیا تری گلی میں

ہجوم جلووں کا ہے وہاں پر، کوئی بھی جلوہ نہیں مکرّر
کسی بھی جلوے کو جب بھی دیکھا نیا ہی دیکھا تری گلی میں

ادھر بھی اک دن کبھی گذر ہو، کرم کی اس پر بھی اک نظر ہو
کرم کا بھوکا، خراب و خستہ، پڑا ہے مرزاؔ تری گلی میں۔

خاکپائے سگ طیبہ
مرزا شکور بیگ مرزاؔ

نعت شریف

شہؐ پہ جو ہے نثار کیا جانے — اس کو کتنا ہے پیار کیا جانے
جو نہ دیکھے بہار طیبہ کی — خلد کی وہ بہار کیا جانے
آپؐ کو آپؐ کی حقیقت کو — کوئی ہو راز دار کیا جانے
کِس قدر تھی رسولؐ اکرم سے — الفتِ یارِ غار کیا جانے
صرف سرکارؐ کے سوا کوئی — جلوۂ کردگار کیا جانے
ہجر احمدؐ میں اس قدر اپنا — دل ہے کیوں زار زار کیا جانے
شبِ اسریٰ ہوئے جو آپس میں — کوئی قول و قرار کیا جانے
جس کو قربت نہیں محمدؐ سے — قُربِ پروردگار کیا جانے
جس نے سمجھا نہ لی مع اللہ کو — ان کے لیل و نہار کیا جانے

ناشناسِ غمِ نبیؐ محمودؔ
نعمتِ بے شمار کیا جانے

محمودؔ شرفی

نعت شریف

تمہارے حُسن کا لیکر سہارا یا رسول اللہؐ
قسم حق کی ہوا حق آشکارا یا رسول اللہؐ

نہیں فرقت کی گھڑیاں اب گوارا یا رسول اللہؐ
کرم ہو جائے تو کر لوں نظارا یا رسول اللہؐ

کبھی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ الیسین کبھی طٰہٰ
خدا نے کتنے ناموں سے پکارا یا رسول اللہؐ

اُدھر خالق سے ہیں واصل، اِدھر مخلوق میں شامل
ہے ربطِ خاص دونوں سے تمہارا یا رسول اللہؐ

کنارے کا تصوّر بھی وہ کر سکتا نہیں آقا
کیا ہے آپؐ سے جس نے کنارا یا رسول اللہؐ

فنا فی الشیخ کی منزل سے آگے جب نظر پہنچی
حقیقت کا ہوا ہر سو نظارا یا رسول اللہؐ

کلام اللہ کی ہر ایک سطر ہر ایک آیت میں
تمہارے نام کا ہے استعارا یا رسول اللہؐ

تمنّا دید کی ہے کم سے کم اتنا تو ہو جائے
دکھا دو جلوا رویا میں خدارا یا رسول اللہؐ

میں طیبہ جاؤں پھر آؤں پھر آؤں اور پھر جاؤں
اسی عالم میں ہو میرا گذارا یا رسول اللہؐ

فضائے گنبدِ خضرا میں محویؔ یہ سمجھتا ہے
خدا نے عرش اعظم کو اتارا یا رسول اللہؐ

محویؔ سروشی

نعتِ شریف

آپؐ کا نقشِ قدم ہے رہنما میرے لیئے
آپؐ کا ارشاد ہے حکمِ خدا میرے لیئے

ہے تصور آپؐ کا نور الہدیٰ میرے لیئے
آپؐ سب کچھ ہیں مِرے خیر الوریٰ میرے لیئے

زندگی عزت سے گذرے خاتمہ بالخیر ہو
یا نبیؐ فرمائیے بس یہ دعا میرے لیئے

جوش میں رحمت کو لانے کیلئے روتا ہوں میں
بس یہی بخشش کا ہے اِک راستہ میرے لیئے

آپؐ بلوائیں تو سر سے چل کے میں آجاؤنگا
خود بخود گھٹ جائیگا ہر فاصلہ میرے لیئے

محویت میں دید کی کھویا ہوا ہوں اسلیئے
ہے خدا کا نور نورِ مصطفیٰؐ میرے لیئے

اِک میرے اشکِ ندامت کا کرشمہ دیکھئے
اِک میری بخشش کا حیلہ بن گیا میرے لیئے

مجھ کو اوروں کے سہاروں کی ضرورت ہی نہیں
حشر میں کافی ہیں محبوبِ خداؐ میرے لیئے

دین و دنیا کی بصیرت کیوں نہ ہو حاصل مجھے
جب بنے سرمہ نبیؐ کی خاک پا میرے لیئے

اسلیئے ہیں اشک آلودہ میری آنکھیں نویدؔ
کام آئیگا یہی رونا مرا میرے لیئے۔

سید عبداللطیف نویدؔ جعفری

نعت شریف

جو آپؐ کا ہے شہِ بحر و بر عقیدت سے
اُسی کو تکتے ہیں اہلِ نظر عقیدت سے

تمہی کو واجب حق مان کر عقیدت سے
ہر ایک چومتا ہے سنگ در عقیدت سے

خدا کی شان کو دیکھے ہیں دیکھنے والے
تمہیں رسولؐ خدا دیکھکر عقیدت سے

مقام زہد سے بڑھکر مقام نسبت ہے
نصیب ہوتی ہے نسبت مگر عقیدت سے

انہیں سے پوچھیئے کیا ہے عطائے حُبِ نبیؐ
جو فیض یاب ہیں شام و سحر عقیدت سے

وہ رعب حُسن کہ اُٹھتی نہیں کسی کی نظر
رسولِؐ پاک کے پیش نظر عقیدت سے

نبیؐ کے نقشِ قدم کیا ہیں یہ سمجھکر ہی
شعور والے جھکاتے ہیں سر عقیدت سے

ذرا نبیؐ کے وسیلے سے مانگ کر دیکھو
طلب سے بڑھکے ملیگا مگر عقیدت سے

نصیرؔ واقعی بیشک بڑی فضیلت ہے
درود بھیجنا سرکارؐ پر عقیدت سے

(محمد علی نصیرؔ بیابانی)

نعتِ شریف

نبیوں کے ناموں میں نامِ محمدؐ
عیاں کر رہا ہے مقامِ محمدؐ

کریں گے ادب کیوں نہ بندے خدا کے
خدا جب کرے احترامِ محمدؐ

فرشتو ادب میرا لازم ہے تم پر
خدا کا ہوں بندہ غلامِ محمدؐ

تصوّر کا اُس جا پہنچنا ہے مشکل
وراء الورا ہے مقامِ محمدؐ

شریعت، طریقت کا ہے فیض جاری
منظّم ہے کتنا نظامِ محمدؐ

جہاں سر جھکے وہ مقامِ خدا ہے
جہاں دل جھکے ہے مقامِ محمدؐ

مسلمان بے خوف پیتے ہیں اِسکو
ہے صہبائے وحدت بجامِ محمدؐ

ہے آئینہ گویا کلامِ خدا کا
خدا کی قسم ہر کلامِ محمدؐ

سماعت کا عرفان ہے جنکو حاصل
وہ سنتے ہیں اب بھی پیامِ محمدؐ

جہاں ٹوٹ جاتی ہیں ساری اُمیدیں
وہاں کام آتا ہے نامِ محمدؐ

وقارؔ اسلیئے دل کی کرتا ہوں عظمت
میرے دِل پہ کندہ ہے نامِ محمدؐ

سید عبد المجید جعفری وقارؔ
جدہ سعودی عربیہ

نعت شریف

دیدارِ حق ہے آپؐ کا دیدار یا نبیؐ
اللہ کو بھی آپؐ سے ہے پیار یا نبیؐ

دُنیا و دیں ملے ہمیں صدقے میں آپکے
دونوں جہاں کے آپؐ ہیں مختار یا نبیؐ

دنیا کا غم ہمیں ہے نہ عقبیٰ کا غم ہمیں
جب عاصیوں کے آپؐ ہیں غمخوار یا نبیؐ

دُنیا نے جانا آپؐ سے انسانیت ہے کیا
اِنسانیت کے آپؐ ہیں معیار یا نبیؐ

جب تک نصیب ہوگا نہ دیدار آپکا
ہوگی ہماری موت بھی دشوار یا نبیؐ

ہوگی شفا تو روضۂ اقدس کو دیکھکر
یہ دل ہے میرا آپؐ کا بیمار یا نبیؐ

دعوائے عشق آپؐ سے کیا کر سکے جمیلؔ
اللہ خود ہے آپؐ کا دلدار یا نبیؐ

یحییٰ جمیلؔ